عاش سعیداً ومات سعیداً

باتیں ان کی یاد رہیں گی

حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ

کی وہ یادیں اور باتیں ہیں، جو گزشتہ سال حضرت کے وصال کے بعد قلم بند کیے گیے، ان متفرق باتوں، یادوں، کو ایک ہی جگہ افادہ عام کے لیے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے، یہ تمام وہ ملفوظات ہیں جو براہ راست، دوران سبق حضرت ہی کے درس میں سماعت کے گیے، اگر کچھ فروگزاشت ہو تو ساتھی مشفقانہ رہبری کر سکتے ہیں۔

ابوطلحہ داری کریم نگری

فاضل دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱) دورہ کے سال چند مسائل جو بہت اہمیت کے حامل ہوتے تو ان کی اہمیت کے پیش نظر طلبہ کو مکرر سمجھاتے، اس میں ایک مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج کا ہے۔

حضرت الاستاذ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی نکاح کئے ہیں، یہ تین مصالح کے پیش نظر ہیں، ایک ملی مصلحت کے پیش نظر، دوسرے، شخصی مصلحت کے پیش نظر، تیسرے قومی مصلحت کے پیش نظر، جیسے حضرت اماں جان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے نکاح ملی مصلحت کے پیش نظر کیا، حضرت اماں جان حفصہ رضی اللہ عنھا سے نکاح شخصی مصلحت سے کیا، اور اماں جان حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا سے نکاح قومی مصلحت سے کیا، تمام نکاحوں میں یہ تین مصلحتیں مشترک موجود ہیں، ایک دفعہ عصر کے بعد کی مجلس میں کسی نے یہی مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اور ایک مصلحت بیان فرمائی، کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر مدنی زندگی میں احکامات بارش کے قطروں کی طرح نازل ہو رہیے تھے تو ان کے محفوظ کرنے کیلئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نکاح فرمائے ہیں، تاکہ احکامات امت تک پہنچ جائے۔

2) حضرت کے واقعات مختلف النوع کے ہوتے تھے، کوئی واقعہ بطورِ دلیل کے ہوتا، کوئی واقعہ معلومات میں اضافے کیلئے ہوتا، کوئی واقعہ سبق میں چستی پیدا کرنے کیلئے ہوتا، ایک دفعہ فرمایا کہ آگرہ میں ایک بہت بڑا تالوں کا کارخانہ ہے، نیچے سب چھوٹے چھوٹے تالے ہے، اور سب سے اوپر ایک بڑا تالا ہے، اور وہ اللہ تالا ہے، ساری محفل چاق و چوبند ہو جاتی، پھر درس آگے بڑھتا۔

۳) ایک دفعہ ایک نکتہ ارشاد فرمایا کہ، اللہ رب العزت والجلال نے سارے انبیاء میں حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کوصرف ماں سے کیوں پیدا کیا، دیگر انبیاء کو کیوں نہیں، جواب میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت میں تمام ظاہری مادوں کو حضرت مریم رضی اللہ عنھا میں جمع کر دیا، اس لئے کہ اللہ رب العزت والجلال اس کے بعد تمام روحانی مادوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کرنے والے تھے، اب نبوت کا سلسلہ پورا کا پورا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیا، اور ایک بات بیان فرمائی کہ، اللہ رب العزت والجلال نے بے شمار انبیاء میں سے کسی کو بھی آسمانوں پر زندہ نہیں اٹھائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو کیوں اٹھایا، تو فرمایا کہ اس لئے کہ اس کے بعد معراج کا واقعہ پیش آنے والا تھا اس کو ذہنوں سے قریب کرنے کیلئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا، تا کہ معراج کی حقانیت کا یقین ہو جائے، حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ، حضرت اقدس قاسم نانوتوی رح نے تحذیر الناس میں یہ مضمون تفصیل سے لکھا ہے، اور پھر فرمایا کہ اب تم فارغ ہونے والے ہو، فارغ تو بیت الخلاء سے ہوتے ہیں، ساری مجلس کھل کھلا کر ہنس پڑی، پھر فرمایا کہ یہاں پر آپ کے اندر کتابوں کے حل کرنے کی استعداد پیدا کی جاتی ہے، بیس سال تک کتابوں کے کیڑے بنے رہو گے تو پھر علم آنا شروع ہوگا، حضرت قاسم العلوم والخیرات کے علوم کی تسہیل کا اللہ نے آپ کو بے پناہ ملکہ عطاء فرمایا تھا۔

۴) ایک دفعہ دوران درس علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ذکر کرتے کرتے آپ نے فرمایا کہ، میں نے ایک فہرست بنا رکھی ہے کہ مجھے مرنے کے بعد کن کن سے ملاقات کرنی ہے، اس فہرست میں ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا بھی نام ہے، ایک دفعہ فرمایا کہ میں دو خاندانوں کا غلام ہوں، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح، دوسرے حضرت اقدس مولانا قاسم نانوتوی رح، اس لئے کہ میں نے ان کے علوم سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

۵) ایک دفعہ خضاب کے تعلق سے ایک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ، ، دہلی میں میرے ایک دوست تھے، جنہوں نے مجھے طباعت کا سارا کام سمجھایا تھا، ایک دفعہ ان کی طبیعت ناساز تھی میں ان سے

ملاقات کرنے گیا تو، جب ان کے پاس پہنچا، وہ بستر پر تھے، اوران کی آدھی داڑھی سفید اور آدھی کالی تھی، میں نے پوچھا کیا آپ خضاب لگاتے تھے، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، مگر اب میری اہلیہ کو معلوم ہوگیا اس لئے لگانا چھوڑ دیا، تو حضرت فرمانے لگے کہ ہمارے مرد بیوی کے سامنے بیٹھ کر خضاب لگا کے اپنے آپ کو جوان بناتے رہتے ہیں، اگر کالا خضاب لگانا بھی تو ایسا لگاؤ کے گھر والی کو معلوم نہ ہوں، اس طرح ایک اور واقعہ سنایا کہ، میرے پاس ایک افغانستانی مجاھد ملاقات کیلئے آئے تھے، وہ باتیں کررہیے تھے، جب میں ان کی داڑھی میں دیکھا تو اندر سفید بال تھے، میں نے ان کی عمر پوچھی تو بتایا کہ ستر سال ہے، ان کے گال ٹماٹر کی طرح لال لال تھے، وہ بھی خضاب لگائے ہوئے تھے، حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ اگر ایسے لوگ خضاب لگائیں تو لگائیں۔

٦) ایک دفعہ ختم نبوت والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ، جس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کی مثال ایک محل کی طرح میں اس محل کی آخری اینٹ ہوں جس سے وہ قصر نبوت مکمل ہوجاتا ہے، فرمایا کہ پہلے سنگ بنیاد نہیں رکھی جاتی تھی، بلکہ پہلے سنگ اختتام کا رواج تھا کہ کہ گھر کی تعمیر کا کچھ حصہ باقی رکھتے، اور کسی بزرگ کے ہاتھ سے اس کی تکمیل کرتے، لیکن اب سنگ بنیاد کا رواج ہے، اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو جو حسی مثال سے سمجھایا ہے، اس میں بھی سنگ اختتام کا عمل ہے۔

٧) حضرت الاستاذ، فرمانے لگے کہ میں اپنے طالب علمی کے زمانہ میں چھوٹوں سے یا ہم عمر کے لوگوں میں سے کسی سے دوستی نہیں کیا، بوڑھے لوگوں سے ہی دوستی کیا ہوں، اس لئے کہ اس میں اپنا نقصان کم ہے اور فرماتے تھے کہ، میں جب پڑھتا تھا، تو میرا اپنا ہی مطبخ تھا، دو تین دن کا سالن ایک وقت ہی بنالیا کرتا تھا، اور خوشاک مدرسہ کی لیکر سالن کے ساتھ کھاتا تھا،، میں جب پڑھنے کیلئے مدرسہ آتا تھا تو میرے والد صاحب مجھے بیس کیلو اصلی گھی دیتے تھے، اور میں مدرسہ آکر فروخت، کرکے اس سے

کتابیں خریدتا تھا، اور آج اصلی گھی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

۸) حضرت الاستاذ قدس سرہ جب درسگاہ میں آتے تھے تو حضرت کی کار جہاں ٹھرتی وہاں کچھ طلبہ حضرت الاستاذ کے انتظار میں کھڑے رہتے، جونہی حضرت الاستاذ کار سے اترتے تو وہ طلبہ حضرت الاستاذ کے پیچھے پیچھے درسگاہ میں آتے تو، حضرت الاستاذ فرماتے کہ یا تو تم میرے سے آگے آگے چلو، یا پھر میرے برابر چلو، میرے پیچھے پیچھے مت آؤ، پھر حضرت الاستاذ حضرت عبداللہ بن مسعود رض کا ارشاد سناتے کہ تم میرے پیچھے چل کر، اپنے کو ذلیل مت کرو، اور مجھے فتنے میں مت ڈالو، میرے سے آگے چلو یا پھر میرے برابر چلو، میرے پیچھے پیچھے مت چلو۔

۹) دورہ کے سال ششماہی امتحان سے کچھ دن پہلے حضرت الاستاذ کی سانس چلتے ہوئے پھول رہی تھی، حضرت نے فرمایا کہ ممبئ سے میرے رشتہ دار آکر یہاں ڈیرہ ڈال دیئے ہیں، کہ ہمارے ساتھ چلئے، اس وقت ششماہی امتحان کا مسئلہ تھا، حضرت بخاری شریف کی دونوں جلدوں کا پرچہ بناتے تھے، اور کسی ایک سوال کی طرف لطیف اشارہ بھی کردیتے تھے، طلبہ نے چٹھی دی حضرت سوال بولئے حضرت نے فرمایا: بولدیا، پھر فرمایا: کہ ایک واقعہ سنو!

ایک بنگالی سعودی عربیہ میں تھا، اس نے ٹیکسی بلائی، تو ٹیکسی والے نے اس سے پوچھا، کہاں جانا ہے اس نے کہا بول دیا، پھر پوچھا پھر اس نے کہا بولدیا، بالآخر ٹیکسی والے نے کہا لکھ کر بتاؤ، تو اس نے لکھا: بلدیہ۔

حضرت الاستاذ نے فرمایا: اسی طرح میں نے بھی بول دیا، ساری مجلس کے چہرے مسکراہٹ سے کھل اٹھے، مجلس میں کیف وسرور کا پیدا کرنے کا ملکہ، اللہ نے حضرت الاستاذ کو وافر مقدار میں عطاء فرمایا تھا۔

۱۰) ایک دفعہ دوران درس فرمانے لگے تھے حدیث کا مضمون جاری تھا، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

سفر کیلئے روانہ ہورہیے تھے،تو حضور نے حضرت ابوطلحہ رض سے فرمایا کہ میرے لئے سفر میں خادم کی ضرورت ہے،حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا: کہ انسؓ آپ کے حضر کے خادم ہیں، وہی آپ کے سفر کے خادم ہونگے،،،،،،،،،؟

تو حضرت الاستاذ فرمانے لگے میرے پاس طلبہ آتے ہیں،اور کہتے ہیں کہ حضرت ہم آپ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں،بس پوچھتے رہتے ہیں، پھرفرمایا: کہ خادم زیرک، ہوشیار رہنا چاہیئے،مخدوم کی ہر ضرورت کوخود ہی سے کرنے والا ہو،فرمایا کہ میری جوتیاں دروازے پر کئی دن سے رکھی ہوئی تھیں، میں خودسوچ رہا تھا کہ اس کوصاف کروں،لیکن ایک دن میں اپنے مطالعہ میں مشغول تھا ایک جنید نامی طالب علم آیا،اور میرے جوتے صاف کرنے لگا،تو مجھے اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، بہت ہی سمجھدار ہے،خادم ایسا ہونا چاہیئے۔

۱۱) حضرت الاستاذ قدس سرہ دوران سبق کوئی لطیفہ سناتے تو،آپ کے لطیفے موثر ہوتے تھے، بسا اوقات لطیفہ کے سمجھنے کیلئے کامل توجہ کی ضرورت پڑتی تھی،تو کچھ طلبہ سنتے ہی ہنستے،اور کچھ تھوڑی دیر کے بعد پھر ہنستے تو،حضرت الاستاذ فرماتے تھے کہ بیوقوف تین بار ہنستا ہے، پہلے جب لطیفہ سنتا ہے تو اس وقت ہنستا ہے،سب ہنس رہیے ہیں اس لئے، پھر دوسری بار جب بات سمجھ میں آتی ہے تو پھر ہنستا ہے،تیسری دفعہ یہ سوچھ کر ہنستا ہے کہ پہلی دفعہ کیوں ہنسا تھا۔

۱۲) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے فرمایا کہ،جب میں مظاہر العلوم سہارنپور میں پڑھتا تھا،تو مجھے مشاعروں میں شرکت کا بہت شوق تھا،ایک دفعہ خواتین کا مشاعرہ تھا،اس میں بھی چلے گیا،اور رات مدرسہ میں حاضری ہوئی،میرا اور میرے ساتھیوں کا کھانا،بند کردیا گیا،جب صبح ہوئی تو رات کے غیر حاضر طلباء کو بلا گیا،میرے ساتھیوں نے کہا رات ہم دواخانہ گئے تو حضرت نے ان کا کھانا بحال کردیا،جب میری باری آئی تو حضرت نے پوچھا کہاں گئے تھے،میں نے کہا حضرت کل رات خواتین

کے مشاعرہ میں شرکت کیلئے گیا تھا، حضرت نے فرمایا کہ خبیث سچ بولتا ہے، پھر حضرت الاستاذ فرماتے تھے: کہ اس جملہ کا مزہ کے، خبیث سچ بولتا ہے آج تک نہیں بھولا۔

پھر فرمایا: کہ حضرت نے نصیحت کی اور شعر وشاعری کی تعلق سے احادیث میں جو وعیدیں آئی ہیں، اس کو بیان کیا تو، میں اس وقت سے مشاعروں میں شرکت کرنا ہی چھوڑ دیا، مشاعروں میں شرکت کر کے باضابطہ کئ ایک کاپیاں اشعار کی لکھ رکھا تھا، پھر ساتھیوں میں اس کو تقسیم کر دیا، اور سارے اشعار بھول گیا، لیکن اس کا فائدہ مجھے اس وقت محسوس ہوا جب میں اپنا تصنیفی کام شروع کیا، اس قدیم شعری ذوق کی بناء پر مجھے کافی مدد ملی، لیکن اب مجھے شعر یاد نہیں رہتے ہیں، البتہ انکا مفہوم ذہن میں رہتا، کبھی کسی شعر کے لکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو مفتی خورشید صاحب گیاوی کو فون کر کے پوچھ لیتا ہوں، وہ بتا دیتے ہیں، پھر فرمایا کہ اگر تمہیں بھی تصنیف وتالیف کا کام کرنا ہو تو استاد شعراء کے کلام کو پڑھیو، بہت فائدہ ہوگا۔

۱۳) حضرت الاستاذ قدس سرہ۔ ایک دفعہ ایک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: کہ ایک دن میں اپنے اہلیہ کو لیکر دواخانہ گیا تھا، خاتون ڈاکٹر تھیں، میں باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا، ایک گھنٹے کے بعد باہر آئیں تو میں نے تاخیر کا سبب دریافت کیا کہنے لگیں، کہ بچوں کے تعلق سے پوچھا تھا کہ کتنے بچے ہے، میں نے کہا دو لڑکیاں، دس لڑکے پھر فیملی پلاننگ پر تقریر شروع کر دی، حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ جونہی میں نے یہ بات سنی تو اس دواخانہ کی چٹھی وہیں پھاڑ دی، اور دوسرے دواخانہ کو لیکر گیا، اور کہا کہ اب کے اگر پوچھیں کہ کتنے بچے ہے تو کہہ دینا: دو ہیں، جھوٹ بھی نہیں ہوگا، اس لئے کہ مجھے دو لڑکیاں ہے۔

حضرت الاستاذ ضبط تولید، نس بندی کے تعلق سے بات کرتے کرتے، فرماتے تھے کہ اندرا گاندھی نے اپنے دور حکومت میں جب یہ نعرہ لگایا تھا کہ ہم دو ہمارے دو، میں نے کہا ہم دو ہمارے دو نہیں بلکہ ہم دو اور ہمارے سو۔

۱۴) حضرت الاستاذ قدس سرہ، نے ایک مرتبہ ایک واقعہ سنایا، کہ حضرت کہ گھر میں آم کا اچار ڈالتے تھے، تو آم کی کیری کاٹنے کیلئے ایک خاص قسم کا آلہ ہوتا ہے، اس کو ایک غیر مسلم کے پاس سے لاتے تھے، اور جب اچار ڈالدیتے تو، تو اس آلہ کے واپس کرنے کے وقت حضرت اس غیر مسلم کو بھی کچھ اچار ہدیہ میں بھیج دیتے، اور وہ غیر مسلم سال بھر اس آس میں رہتا کہ حضرت کب اچار ڈالینگے اور مجھے اچار کب ملے گا، فرمایا کہ آج ہماری صورت حال یہ ہے کہ کسی ضرورت کی وجہ سے کوئی چیز بطور عاریت لے آتے ہیں، تو کام کر کے اس کو گھر کے کونے میں پھینک دیتے ہیں، جب اس کا مالک وہ چیز لینے آتا ہے تو، اس سے کہتے ہیں وہاں پڑی ہوئی ہے اٹھا کر لیجاو، اگر یہی طریقہ رہیگا تو عاریۃً کوئی چیز دیگا ہی نہیں، یہ حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ کے اعلیٰ اخلاق ہیں۔

۱۵) **حضرت الاستاذ قدس سرہ** کا درسگاہ میں جمعرات کے دن دعا کا معمول تھا، ایک دن حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ میرے ایک عزیز دوست برطانیہ میں رہتے تھے ان کا انتقال ہوا ہے، ان کے لئے دعا کرو، وہ میرے شاگرد بھی ہے اور استاد بھی ہے، میں نے ان سے انگریزی پڑھی ہے، ان کیلئے بھی مغفرت کی دعا کرو، پھر فرمایا کہ آدمی اس وقت تک بڑھا نہیں ہوسکتا جب تک وہ تین قسم کے لوگوں سے علم حاصل نہ کرلے، اپنے بڑوں سے، اور اپنے برابر والوں سے، اور اپنے چھوٹوں سے، میں نے تین قسم کے لوگوں سے علم حاصل کیا ہے۔

۱۶) حضرت الاستاذ قدس سرہ، نے فرمایا کہ اللہ جزائے خیر دے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو، اپؒ نے بخاری شریف میں کتاب التفسیر جس نہج پر لکھے ہیں، اس کو حضرت الاستاذ مولانا فخر الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ مزے لے لے کر پڑھایا کرتے تھے، اس کو پڑھنے کے بعد مجھے حفظ کرنے کا شوق ہوا، کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آیت کے مشکل الفاظ لکھ دیتے اور پھر اس کی تشریح کرتے تو، حضرت نے فرمایا کہ میں چونکہ حافظ قران نہیں تھا تو مجھے مشکل ہوتی تھی، تو میں نے حفظ کرنے کا

ارادہ کرلیا، اور میں نے شعبہ افتاء کے سال حفظ کیا ہے، طلب علم کیلئے کوئی وقت یا کوئی عمر مقرر نہیں ہے علم کا متلاشی عمر کے ہر مرحلہ میں طلب علم میں لگا ہوا، رہتا ہے۔

۱۷) حضرت الاستاذ قدس سرہ دوران سبق کتاب کے مسائل کے حل کرانے پر اکتفاء نہیں کرتے، بلکہ زندگی میں پیش آنے والے ان گنت مسائل کا حل پیش کرتے، اپنی زندگی کے انمول واقعات کو بیان کرکے زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتے، اور آپ کے واقعات بہت ہی زیادہ سبق آموز ہوتے، آپ اپنی طالب علمی کے احوال سناتے ہوئے فرماتے کہ جب میں پالن پور سے مظاہر العلوم سہارنپور آیا تعلیم حاصل کرنے تو سائیکل لیکر خوب گھومتا پھرتا تھا، سہارن پور کی کوئی گلی ایسی نہیں تھی جسمیں میں نے سائیکل نہ چلائی ہو، ایک دفعہ طبیعت خراب ہونے کی بناء پر میں گھر گیا لیٹا ہوا تو میرے ابا نے میری دادی سے کہا کہ اب احمد کو نہیں پڑھانا ہے، میں بازو دوسرے کمرے میں لیٹا سن رہا تھا، اسی وقت میں نے ٹھان لیا کہ نئ مجھے اب پڑھنا ہے، پھر میں نے والدہ سے کہا کہ میرا سامان تیار کردو میں صبح سہارن پور چلا جاؤنگا، صبح صبح سہارن پور چلا گیا، ایک وہ دن تھا اور ایک آج کا دن اس دن سے میں نے سائیکل کی سیٹ پر بیٹھنا ہی چھوڑ دیا تو پھر کبھی سائیکل نہیں چلائی، اور کتاب ہاتھ میں اٹھائی تو پھر آج پورے ساٹھ سال ہوگئے کبھی کتاب ہاتھ سے نہیں چھوٹی، پھر اللہ نے آپ کو قبولیت عامہ اور تامہ عطاء فرمائی آمینیہ ہوتے ہیں عزم واستقلال کے گوہ گراں جب ٹھان لیتے ہیں تو پھر عمل بھی کرکے دکھاتے ہیں موت تک یہی کتب بینی کا مشغلہ باقی رہا۔ اللہ ہمیں بھی عمل کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

۱۸) حضرت الاستاذ قدس سرہ کا سبق مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ، دلچسپ واقعات پر مشتمل ہوتا تھا، تھوڑے تھوڑے وقفہ سے طلبہ کو چست رکھنے کیلئے حضرت اکابر کے واقعات سنایا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت الاستاذ الاستاذ علامہ ابرھیم بلیاوی رحمت اللہ علیہ کے حوالے سے ایک واقعہ سنایا کہ، علامہ کے ایک غیر مقلد دوست میرٹھ میں رہتے تھے علامہ ایک دفعہ ان کے پاس ملاقات

کے لئے گئے، تو، دیکھا کہ وہ ھدایہ کا مطالعہ کررہیے تھے، علامہ نے آہستہ سے جا کر کتاب پر ہاتھ رکھ کر، فرمایا کہ آپ تو عدم تقلید کے دعوے دار ہیں، پھر یہ کیا ہے، ان غیر مقلد عالم دین نے جواب دیا کہ ہم نے کب کہا کہ ہم ھدایہ آخرین میں غیر مقلد ہیں، ھدایہ آخرین میں ہم بھی مقلد ہے، صرف ھدایہ اولین میں ہم غیر مقلد ہے۔ حضرت الاستاذ مفتی صاحب نے فرمایا کہ کتاب البیوع میں تقلید کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے، اللہ رب العزت حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ کی قبر پر بے شمار، رحمتیں نازل کریں، آمین۔

۱۹) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت مسئلہ دریافت کرنے آتی تو میں اپنی اہلیہ کو سامنے بٹھا کر اس عورت کا مسئلہ سنتا۔ اور جواب دیتا۔ جب اہلیہ کا انتقال ہو گیا تو بہو کو سامنے بٹھا کر مسائل سنتا ہوں۔

۲۰) ایک مرتبہ عصر بعد کی مجلس میں آپ کے برما کے خادم نے آپ سے سراجی کا واقعہ سنانے کی گزارش کی تو حضرت نے بڑا دل چسپ واقعہ سنایا۔ میں ہر امتحان میں ساتھیوں کے جواب حل کرادیا کرتا تھا، استاد صاحب کو اس بات کی اطلاع ہوگئی تو سراجی کے امتحان میں اپنے مسند کے قریب بٹھا دیا، امتحان کے بعد فرمانے لگے کے، ہر امتحان میں تم کسی نہ کسی کو بتلاتے تھے، آج کسی کو بھی تم نے نہیں بتایا، میں نے کہا کہ روز کسی کسی کو بتاتا تھا، لیکن آج پوری جماعت کو میں نے بتایا ہے، استاد صاحب پوچھنے لگے وہ کیسے، میں نے کہا جب میں درمیان میں بیت الخلاء کے لیے گیا تھا، وہاں کی دیوار پر کوئلے سے جواب لکھ کر آیا، سارے طلبہ یکے بعد دیگرے جواب دیکھ کر آیے، اس طرح میں نے پوری جماعت کو بتلایا۔ یہ واقعہ سنا کر فرمانے لگے کہ آج کل کے طلبہ کو امتحان حال میں جواب بتانے کا طریقہ بھی نہیں معلوم۔

۲۱) ایک مرتبہ فرمانے لگے کے قبر میں مردہ سے سوالات کرنے کے لیے جو فرشتے آتے ہیں تو ان کو منکر نکیر کہتے ہیں، لیکن یہ بداعمال والے کے پاس آنے والے فرشتوں کے نام ہے، نیک آدمی سے سوال

کرنے والے فرشتوں کا نام مبشر بشیر ہونا چاہیے، اگر کسی کو اس کا حوالہ مل جایے تو رہنمائی کریں، کچھ ایام کے بعد فرمانے لگے کہ پاکستان سے کسی فاضل نے فون کیا کہ آپ کی اس بات کا حوالہ بخاری شریف کی شرح "انعام الباری" یا کسی کتاب میں موجود ہے۔

۲۲) حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ سے ایک مرتبہ کرکٹ کے متعلق پوچھا گیا کہ کرکٹ کیسا کھیل ہے، حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ کرکٹ میں فایدہ نہیں ہے، اس لیے امریکہ کرکٹ نہیں کھیلتا، امریکا وہی کھیل کھیلتا ہے، جس کا کوئی فایدہ ہو۔

۲۳) ایک مرتبہ فرمانے لگے، کہ مرآدابا د سے ایک مولانا کا فون آیا کہنے لگے مولانا میں نے آپ کی غیبت کی ہے، آپ مجھے معاف کردیجیے، حضرت الاستاذ فرمانے لگے کہ میں نے کہا میں نے بھی بہت سے لوگوں کی غیبت کی ہے، کل قیامت میں جب وہ میرے پاس نیکیاں لینے کیلے آئینگے تو تمہارے پاس سے لیکر ان کو دیدونگا۔ فرمایا کہ جب کسی سے معافی مانگے تو جس معاملہ میں اس کی برائی کی تھی صاحب معاملہ کے سامنے اس کی وضاحت کرکے معافی مانگنا چاہیے۔

۲۴) حضرت حکیم الاسلام رح کے تعلق سے فرماتے تھے کہ جب دارالعلوم کا قضیہ نامرضیہ پیش آیا تھا لوگ میرے سامنے آکر حضرت حکیم الاسلام رح شان میں گستاخی کرنے لگے، فرمانے لگے حکیم الاسلام رح میرے استاد ہیں۔ اگر کوئی میرے سامنے حضرت کے شان میں کچھ بھی گستاخی کریگا تو اس کے حق میں میرے سے زیادہ برا کوئی نہیں ہوگا۔

۲۵) ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ جب ہم مظاہر العلوم سہارن پور میں پڑھتے تھے، ہمارے ایک استاد، فرض کفایہ کی تعریف بتانے کے لیے کہتے تھے کہ ایک کیلو چینی لے آو گے تو میں تمہیں فرض کفایہ کی تعریف بتاؤنگا، جب ایک کیلو چینی لیکر گیے تو استاد محترم نے فرض کفایہ کی تعریف بتلائی، حضرت مفتی صاحب رح فرمانے لگے اگر تم میں سے کوئی فرض کفایہ کی تعریف معلوم کرنے کے لیے آیے تو ایک

بوری چینی لونگا۔(وہ تعریف کسی کاپی میں درج ہے، ان شاءاللہ حسب سہولت قلم بند کرینگے)۔

۲۶) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ دار العلوم دیوبند، عظمت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور ناموس رسالت علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے بہت ہی حساس ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ صفین کے شہداء کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "قتلانا وقتلاکم فی الجنہ" ہمارے شہداء بھی جنت میں اور تمہارے شہداء بھی جنت میں، اللہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جزائے خیر دے، کہ جنہوں نے شریعت وسنت، کو جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا پوری امت تک پہنچایا، رضی اللہ عنھم ورضوعنہ۔

۲۷) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے یہ بات کئی دفعہ بیان کی کہ، میں مفتی نہیں ہوں، قیمتی ہوں، حضرت الاستاذ نے ایک دفعہ دوران درس یہ بات بتلائی تھی کہ، ہم جب دارالعلوم دیوبند میں شعبہ افتاء میں تھے تو، کسی کتاب کا درس نہیں ہوتا تھا، حضرت اقدس مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہانپوری رح چار پائی پر لیٹے ہوئے رہتے، ہمارے ایک ہاتھ میں،، رسم المفتی،، رہتی اور ہم اشعار یاد کرتے رہتے، اور ایک ہاتھ سے حضرت کی خدمت کرتے رہتے، پھر فرمایا کہ حضرت کے پاس جو استفتاء بذریعہ ڈاک آتے تو حضرت اسی کو ہم طلبہ میں تقسیم کرتے تھے، ہم اسی کو حل کر کے حضرت کو بتاتے تھے، اور فرمایا کہ، شعبہ افتاء میں طلبہ کو خوب مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۲۸) حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ، بہت بڑے عاشق رسول تھے، کتاب الحج کے سبق میں ایک دفعہ فرمانے لگے کہ:

ایک مرتبہ مجھے سعودی عرب صرف دو دن کی حاضری کا موقع ملا، میں سیدھے مکہ گیا، اور میرا وقت ختم ہو رہا تھا، پھر میں سونچا کہ اتنی دور آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری نہ دی ہو، بڑی بے ادبی کی بات ہوگی، پھر میں نے مکہ سے گاڑی بات کر کے مدینہ منورہ پہنچا، اور زیارت سے

مشرف ہوکر واپس ہوئے، یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق، اللہ ہمیں بھی حضور ص سے عشق عطاء فرمائے آمین۔

۲۹) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ، مولانا اسعد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ۱۰۷ دن تک کوما میں تھے، دہلی میں جس وقت آپ ہاسپیٹل میں اڈمٹ تھے تو، کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بوسہ دینا چاہا، مگر آپ نے زور سے جھٹکا مار کر چھڑا لیا، حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ نے فرمایا: **یہ ہے دیوبندیت**۔

۳۰) ہمارے دورہ کے سال کے آخری ایام تھے رجب کا مہینہ شروع ہو چکا تھا، میقات اولی اور میقات ثانیہ کے سارے اسباق بھی مکمل ہو چکے تھے، حضرت مولانا عبد الخالق مدراسی صاحب، رات کو سبق پڑھاتے تھے، دن پورا خالی تھا، حضرت الاستاذ کا سبق بھی جاری تھا، حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب، ان دنوں میں عشق نبی سے لبالب بھرے جام پلا رہیے تھے، دیوبندیت، اور ناموس رسالت، اور صحابہ رض سے عشق کو ہمارے رگوں میں خون کی طرح دوڑا رہیے تھے، صبح ساڑھے نو سے درس شروع فرماتے، تو تقریباً ساڑھے بارہ تک درس کا سلسلہ جاری رہتا، کسی کے چہرہ پر کوئی غنودگی، سستی کے آثار نظر آنا تو دور کی بات محسوس بھی نہیں ہوتے تھے، سب کو پیغمبر اور صحابہ کی مجلس میں حاضر کر دیتے تھے، سارے ساتھی حضرت کی باتوں کو مجسمہ سکوت بن کر بڑے ادب اور عشق نبی سے سرشار ہوکر سنتے تھے، حضرت مغرب بعد بھی پڑھاتے تھے، روز تاکید کرتے کہ صبح ساڑھے نو بجے میرے درسگاہ میں آنے سے پہلے حاضر ہو جانا، بھینسیں تو آجاتی ہیں، مگر گدھے نہیں آتے، دوسرے دن کی صبح ہوئی سارے ساتھی دیوانہ وار اس عاشق رسول کی محفل سے دل کی تسکین کیلئے حاضر ہو گئے، وقت ہو چکا تھا، حضرت کی گاڑی تو آئی مگر حضرت الاستاذ نہیں آئے ترجمان صاحب نے اعلان کر دیا کہ آج حضرت مفتی صاحب کی طبیعت ناساز ہے دعا کریں، لیکن مغرب بعد سبق ہوسکتا ہے۔

پھر مغرب بعد جب حضرت الاستاذ حاضر ہوئے تو آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، آپ نے پھر خود ہی فرمادیا، کہ صبح اس لئے نہیں آسکا کہ طبیعت بوجھل تھی، اور نیند بھی نہیں آرہی تھی، اخر کار عصر سے کچھ دیر پہلے آنکھ لگی، کیا دیکھتا ہوں کے" جنت میں ہوں، اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ اے اللہ ایک گھوڑا دیدیجئے میں شجر طوبیٰ کے ارد چکر لگاؤں گا، اللہ رب العزت نے مجھے ایک گھوڑا دیا تو میں اچھلتے ہوئے، گھوڑے پر بیٹھ کر چکر لگا رہا ہوں، حضرت الاستاذ نے اس اچھلنے کی کیفیت کو عملی طور پر کر کے دیکھایا کہ، اس طرح اچھل رہا تھا، پھر فرمایا خواب ختم ہوگیا، اور میں نے سونچا کہ طوبیٰ کا مادہ طیب ہے، جو بھی ہورا ہے، اچھا ہی ہورا، چلو سبق پڑھانے کیلئے چلتے ہیں، حاضر درس ہوگئے۔

۳۱) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے حالیہ تبلیغی جماعت کے اختلاف کے تعلق سے ایک دفعہ فرمایا تھا، کہ جب تک دو دھڑیں خود سے آپس میں ملنا نہ چاہیں، پوری دنیا مل کر بھی ان کو نہیں ملا سکتی۔

۳۲) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے، امت وسطہ، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ دارالعلوم کا مسلک معتدل ہے، اسی لئے انبیاء سابقین پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 16 مہینوں تک انکے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھائی ہے، اہل کتاب سے نہ محبت رکھنا ہے، نہ بغض رکھنا ہے، آگے فرمایا کہ دین کے ساتھ مسلک کی دعوت دینا ضروری ہے، ورنہ ہمارا مسلک خطرہ میں پڑ جائے گا۔

جب سے دارالعلوم قائم ہوا ہے، جب سے علماء دیوبند کا گمراہ فرقوں سے اختلاف رہا ہے، سب سے پہلے غیر مقلدین نے ۸۔ سوالات قائم کر کے دارالعلوم کے طلبہ میں تقسیم کئے تھے، اور ایک سوال کے جواب میں ہزار روپیے انعام رکھا تھا، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رح نے ان کے سوالات کا جواب، ادلہ کاملہ، لکھ کر دیا۔

پھر بریلویوں نے گمراہی پھیلانی شروع کی تو، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری رح

نے براہین قاطعہ لکھ کران کا رد کیا۔

پھر جب مودودی صاحب نے صحابہ کے خلاف زبان کھولی تو حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ان کا رد کیا، شروع ہی سے گمراہ فرقوں سے اختلاف رہا ہے، اگر ہم ان گمراہ فرقوں کو گلے لگائیں گے تو پھر ہمارا مسلک خطرہ میں پڑھ جائے گا۔

قادیانی نے جھوٹ وکذب کی دعوت حضرت گنگوہیؒ کے حین حیات ہی شروع کر دیا تھا، مگر کھل کر اس کا دعویٰ باہر نہیں آیا اس لئے حضرت گنگوہی کا کی کوئی تصریح اس کے متعلق نہیں ملی، بعد میں حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اس کا کذب کھل کر سامنے آیا تو حضرت نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت اس کے مقابلے کیلئے تیار کی، جم کر اسکا مقابلہ کیا۔

فرمایا کہ مودودی پانچ وجوہ سے گمراہ ہے، میں نے نیو یارک میں مودودیوں کی مسجد میں بیان کر کے ان کے پانچ وجوہ سے گمراہ ہونے پر تقریر کی، جو تقریر علمی خطبات میں چھپی ہوئی ہے، فرمایا کہ مودودی نے جماعت اسلامی کے دستور اساسی میں یہ بات لکھی ہے کہ خدا اور رسول کے علاوہ کسی کی ذہنی غلامی نہیں کرینگے، ان سے پوچھا گیا صحابہ کی بھی، تو انہوں صحابہ کو معیار حق نہیں کہا، جب تک وہ دستور اساسی سے صحابہ کے غیر معیار حق ہونے کو نہیں ہٹائینگے، اور صحابہ کو حجت نہیں تسلیم کرینگے، اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ نے ایک کتاب لکھی **علماء دیوبند رحمھم اللہ کا دینی رخ اور مسلکی مزاج**، یہ کتاب لکھنے کے حضرت حکیم الاسلام رح نے دس اساتذہ کی مجلس میں یہ کتاب پڑھ کر سنائی اور ہر مجلس میں حضرت الاستاذ علامہ ابرھیم بلیاویؒ بھی حاضر تھے، میں بھی حاضر تھا اس لئے کہ میں علامہ بلیاویؒ کا خادم تھا، اور دار الافتاء کا طالب علم بھی تھا، اور خصوصیت سے یہ بات کہ حضرت نے اپنے شعور کو بتلانے کیلئے یہ بات بھی فرمائی کہ میں دورہ میں اول امتیازی آیا تھا، اور اس وقت دورہ

میں 500 نمبرات مطلوب ہوتے تھے تو مجھے 495 نمبرات حاصل ہوئے تھے، آج کل کے اول امتیازی کی طرح 100 فیصد میں سے 90 فیصد نہیں، فرمایا کہ حضرت حکیم الاسلام رح نے کس مقصد سے کتاب لکھی تھی میں اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہوں، اس لئے کہ میں نے گیارہ مرتبہ اس کتاب کو سنا ہوں، اور دیگر نو اساتذہ حکیم الاسلام اور حضرت علامہ بلیاوی رح سب چلے گئے، صرف میں اکیلا با حیات ہوں۔ (اب حضرت الاستاذ بھی رخصت ہو گئے رحمہ اللہ رحمۃ واسعہ)۔

اور فرمایا کہ حضرت تھانوی رح نے، ماۃ دروس، میں سبق نمبر 95 پر یہ بات لکھی ہے کہ جو ائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرے وہ اہل سنت والجماعت کے مسلک سے خارج ہے، اور حضرت نے جو علماء دیوبند کے مسلک کے تحفظ کیلئے جو کوشش کی تھی اب ہم سب فضلاء دارالعلوم دیوبند کی ذمہ داری ہے کہ ان کے مشن کو جاری رکھیں اور ہر گمراہ فرقے سے مقابلے کیلئے تیار رہیں۔

۳۳) حضرت الاستاذ قدس سرہ نے گزشتہ سال دارالعلوم دیوبند کے محاضروں کے انعامی جلسے میں یہ بات فرمائی تھی کہ ہم کو فون آتے ہیں ہمارے علاقے میں بریلویوں کا زور ہے کسی کو بھیج دیجئے نا، حضرت نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ جاؤ انکا ٹھیکہ ہم نے مفتی امین صاحب کو دے رکھا ان کو لیجاو، کوئی کہتا کہ قادیانیت کا زور ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ جاؤ مولانا قاری عثمان صاحب کو لیجاو اس کا ٹھیکہ ہم نے ان کو دے رکھا، کوئی یہ بات کہتا کہ غیر مقلدین فتنہ پھیلا رہیے ہیں، ہم نے اس کا ٹھیکہ مفتی راشد صاحب کو دے رکھا ہے، حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ کی جرئت کو سلام، آخر میں فرمایا کہ کب تک دارالعلوم سے لیجاو گے اپنے اپنے علاقے میں ہر فتنے سے مقابلہ کرنے والے ایک مفتی امین کو پیدا کرو، ایک مفتی راشد صاحب کو پیدا کرو، ایک قاری عثمان صاحب کو پیدا کرو، یہاں سے کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہ پڑے، آج ضرورت ہے مسلک کا تحفظ، اور دیوبندیت کا تحفظ ہو، اور حضرت الاستاذ کے مشن کو جاری ساری رکھنے کی، ورنہ مسلک مشتبہ ہو جائے گا، لوگ دین کا کباڑا بنا دینگے۔

۳۴) حضرت الاستاذ قدس سرہ، نے اردو زبان کے تعلق سے ایک دفعہ ایک واقعہ سنایا کہ، ایک دفعہ مولانا ابوالکلام آزاد رح کو وائسرائے ہند نے بات چیت کے لئے مدعو کیا تو، مولانا نے اس وائسرائے سے بات کرنے کیلئے درمیان میں ایک ایسا ترجمان مقرر کیا جو مولانا کی بات کو اردو میں سنتا اور وائسرائے (خاتون) کو انگریزی میں سناتا، درمیان میں ایک جگہ اس ترجمان نے ترجمانی میں غلطی کی، تو فورا مولانا آزاد خود انگریزی میں بول پڑے کہ میرے بولنے کا مطلب یہ نہیں یہ تھا، تو وائسرائے نے کہا جب آپ انگریزی جانتے ہیں تو پھر براہ راست مجھ سے انگریزی میں گفتگو کریں تو، مولانا آزاد نے کہا اگر میں انگریزی میں بات کرلوں تو پھر ہمارا تمہارا جھگڑا کس بات کا رہا، پھر تو لڑائی ہی ختم، حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین

محرر:

عاشق محدث پالن پوری محمد ابوطلحہ داری کریم نگری